مصنوعی تخم ریزی

(artificial insemination)

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد ایم بی بی ایس

مصنوعی تخم ریزی جائز ہے مگر اس میں چند شرطیں ہیں......

۱۔منی خاتون کے اپنے زندہ شوہر کی ہو۔

اس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ شوہر کا ہوگا۔

۲۔اس عمل میں شوہر کے ساتھ مجامعت یا خلوت کی نوبت تو نہیں آتی لیکن شوہر کی منی اپنے فرج میں داخل کی یا کرائی۔اس کے بعد شوہر نے طلاق دیدی تو عدت گزارنا پڑے گی۔

۲۔منی غیر شوہر کی ہو لیکن اس کو شوہر کی منی سمجھ کر داخل کیا۔

اس صورت میں عورت کو عدت گزارنا پڑے گی اور جب تک عدت ختم نہ ہو چکے تب تک اس کا شوہر اس سے صحبت نہیں کرسکتا ورنہ گناہ گار ہوگا۔

اور اگر اس سے حمل ٹھہر گیا تو وضع حمل تک عدت ہوگی اور یہ بچہ اس شخص کا ہوگا جس کی منی عورت نے غلطی سے اپنے فرج میں داخل کی۔

۳۔منی غیر شوہر کی ہو لیکن اس کی رضا مندی کے بغیر دھوکے سے عورت نے اس کی منی اپنے فرج میں داخل کی ہو۔

ایسا کرنا عورت کے حق میں حرام اور سخت گناہ ہے اور عورت تعزیر کی مستحق ہوگی۔

عدت اور نسب کے مسائل وہی ہیں جو دیگر امور میں ہیں۔

۴۔منی غیر شوہر کی ہو لیکن اس کی رضا مندی سے عورت نے وہ منی اپنے فرج میں داخل کی ہو۔

ایسا کرنا حرام ہے (اگر چہ اس پر زنا کی وہ تعریف صادق نہیں آتی جس پر زنا کی حد لگتی ہے)

چونکہ یہ نطفہ حرام کا ہے لہذا اس کو کچھ حرمت حاصل نہ ہوگی اور عدت نہ ہوگی۔

اگر اس سے حمل ٹھہر گیا تو بچہ منی والے کا تو کسی صورت میں نہیں ہوگا بلکہ شوہر کا بچہ شمار ہوگا الا یہ کہ وہ اس کے اپنے سے ہونے کی نفی کرے اور گواہوں سے ثابت کرکہ اس کی بیوی نے حرام مصنوعی تخم ریزی کرائی

☆البلاء یقرب بینک وبین اللہ ویعلمک الدعاء ویذہب عنک الکبر والعجب والفخر.☆

ہے یا عورت خود اس کا اقرار کرلے۔

تنبیہات

(الف) شوہر وفات پا گیا جبکہ اس کا مادہ منویہ محفوظ کیا ہوا ہو تو بیوہ کے لئے اس کا مادہ استعمال جائز نہیں اور موت کی وجہ سے نکاح ختم ہوجانے کے باعث اب اس مادہ کی حیثیت غیر شوہر کے مادہ کی سی ہے۔

(ب) جب عورت نے خود منی داخل نہ کی ہو بلکہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے داخل کروائی ہو اور ڈاکٹر نے غلطی سے غیر شوہر کی منی داخل کی ہو تب تو وہی احکام ہیں جو عورت کے غلطی کرنے کی صورت میں ہیں۔ البتہ اگر ڈاکٹر نے جانتے بوجھتے غیر شوہر کی منی داخل کی ہو اور مطالبہ سے ایسا کیا ہو یا اس کے مطالبہ کے بغیر ایسا کیا تو لیڈی ڈاکٹر بھی گناہ گار ہوگی اور تعزیر کی مستحق ہوگی۔

(ج) مصنوعی تخم ریزی سے عورت پر غسل واجب نہیں ہوتا۔

مصنوعی تخم ریزی سے متعلقہ مسائل درمختار اور ردالمحتار وغیرہ میں دیئے گئے ان جزئیات سے حاصل کئے گئے ہیں۔

۱۔ اما النکاح الفاسد فلاتجب فیہ العدۃ الابالوط ،قلت ومماجری مجراہ مالو استدخلت منیہ فی فرجھا کمابحثہ فی البحر(۱)

۲۔ اذا ادخلت منیاً فرجھا ظنتہ منی زوج اوسید' علیھا العدۃ کالموطؤہ بشبھۃ .قال فی البحرولم ارہ لاصحابناوالقواعدلاتاباہ لان وجوبھالتعرف براۃالرحم

۳۔ ادخلت منیہ فی فرجھا ھل تعتد فی البحربحثانعم لاحتیاجھا لتعرف براء ۃ الرحم(۲)

(قولہ فی البحر بحثانعم)حیث قال ولم ارحکم ماذا وطنھا فی دبر ھااوادخلت منیہ فی فرجھا ثم طلقھا من غیر ایلاج فی قبلھا.وفی تحریر الشافعیہ وجوبھافیھماولابدان یحکم علی اھل المذھب بہ فی الثانی لان ادخال المنی یحتاج الی تعرف براء ۃالرحم اکثر من مجردالایلاج...... ۱۵ .یعنی واما فی الاول فلالان الوطء فی الدبر ان کان فی الخلوۃ فالعدۃ تجب بالخلوۃ وان کان بغیر خلوۃ فلا حاجۃ الی تعرف البراء ۃ لانہ سفح الماء فی غیر محل الحرث فلا یکون مظنۃ العلوق (۳)

☆انت تحمل فی نفسک قناطیر النعم وکنوزالخیرات التی وھبک ایاھا.☆

۴۔اذا عالج الرجل جاريته فيما دون الفرج فانزل فاخذت الجاريه ماء ه في شئي فاستد خلته فرجها في حدثان ذلک فعلقت الجارية وولدت فالولد ولده والجارية ام ولدله(۴)

ٹیسٹ ٹیوب بارآوری(Test Tube fertilisation)

مصنوعی تخم ریزی کے مسائل سے چنداصولی باتیں معلوم ہوتی ہیں جو یہ ہیں۔

۱۔نسب کے ثابت ہونے میں جس مرد کا نطفہ ہواس کا اعتبار کیا جاتا ہے بشرطیکہ زنا یا قصداً حرام تخم ریزی نہ ہو(جس کی تفصیل نمبر۲ میں ہے)

۲۔جس عورت کے نطفہ کے ساتھ مرد کے نطفہ کا اختلاط ہوا ہے وہ یا تو اس مرد کی زوجہ ہوگی یا غیر زوجہ ہوگی لیکن یہ اختلاط شبہ و غلطی کیوجہ سے ہوگیا ہو۔اور اگر ان دونوں میں سے کوئی بات بھی نہ ہوتو نطفہ والے مرد سے نسب ثابت نہیں ہوگا لہذا ٹیسٹ ٹیوب بارآوری کی مختلف صورتوں میں احکام یہ ہوں گے۔

شوہر و بیوی کے نطفوں میں اختلاط کیا گیا ہو بعدازاں اس کو بیوی کے رحم میں ٹھہرادیا گیا ہو۔اس صورت میں بچہ شوہر کا ہوگا۔بیوی بچے کی ماں ہوگی۔

بیوی اور غیر شوہر کے نطفوں میں اختلاط کیا گیا ہو بعدازاں اس کو بیوی کے رحم میں ٹھہرادیا گیا ہو۔

(الف)اگر اختلاط اور رحم میں ٹھہرانا شبہ و غلطی سے ہوا ہوتو بچہ نطفہ والے کا ہوگا اور عورت کو وضع حمل تک عدت گزارنی ہوگی جس میں شوہر بیوی سے صحبت نہیں کرسکتا۔

(ب)اگر اختلاط عمداً کیا گیا ہوتو بچہ شوہر کا ہوگا الا یہ کہ شوہر بچے کا اپنے سے ہونے کا انکار کرے۔اور ان دونوں صورتوں میں عورت بچے کی ماں شمار ہوگی۔اس موقع پر چند باتیں قابل غور ہیں۔

۱۔شبہ سے نطفوں کے اختلاط ہونے کی صورت میں بچے کا نسب نطفہ والے سے ثابت ہوتا ہے جبکہ زنا یا عمداً غیر شوہر کے نطفہ سے اختلاط کی صورت میں نسب ثابت نہیں ہوتا۔ایسا کیوں ہے؟

۲۔مصنوعی تخم ریزی اور ٹیسٹ ٹیوب بارآوری دونوں صورتوں میں استمناء بالید(masturbation) کی ضرورت پیش آتی ہے تو کیا یہ جائز ہے؟

۳۔کیا اولاد کے حصول کے لئے ان مصنوعی طریقوں کو اختیار کرنا جائز ہے؟

بحث اول

شرعی قانون میں مرد کے نطفہ اور اس سے بننے والے بچے کا پورا اکرام کیا گیا ہے کہ اس میں کسی اور کا خلط نہ ہو اور اس کی انفرادیت قائم رہے۔ یہ اکرام صرف اس وقت ہے جب مرد نے ایسا نہ کیا ہو تو شریعت کی نظر میں اس کے نطفہ کی انفرادیت واحترام باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا جو در حقیقت مرد کے نطفہ اور نیتجتاً خود اس مرد کی بطور سزا تذلیل ہے۔ البتہ اگر شبہ اور غلطی سے کسی غیر عورت سے اپنی بیوی سمجھتے ہوئے صحبت کر لی تو چونکہ اس صورت میں شریعت کی مقرر کردہ حدود سے سرکشی کا قصد نہیں تھا بلکہ ایسا شبہ سے ہوا ہے لہذا شریعت ایسے شخص کی تذلیل نہیں کرتی بلکہ اس شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے اس کا اور اس کے نطفہ کا احترام برقرار رکھتی ہے لہذا اس سے نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ شوہر والی ہو تو شوہر کو بھی روک دیا جاتا ہے کہ جب تک عورت کے رحم کی فراغت معلوم نہ ہو جائے (یعنی عورت جب تک عدت نہ گزار لے) تب تک صحبت نہ کرے تا کہ اگر حمل ہو تو وہ اس حمل کو اپنے نطفہ سے ملوث نہ کرے۔

بحث دوم۔

استمناء بالید (مشت زنی) Masturbation

مسئلہ: وہ استمناء جو اپنے ہاتھ سے ہو یا اپنے ہی جسم کے کسی حصے کے ذریعے سے ہو اور محض لذت کے لئے ہو، حرام ہے اور قابل تعزیر ہے اس پر سخت وعید حدیث میں بھی آئی ہے۔(۵)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سات (قسم کے) آدمی ہیں کہ اللہ تعالی قیامت کے دن نہ تو ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک صاف کریں گے اور نہ ہی اہل جہاں کے ساتھ ان کو اکٹھا کریں گے بلکہ ان کو جہنم میں اول داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل فرمائیں گے الا یہ کہ یہ لوگ توبہ کر لیں اور (قاعدہ یہ ہے کہ) جو کوئی توبہ کرے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں (ان سات اقسام میں سے ایک) مشت زنی کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔الخ

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص پر شہوت کا بے انتہا غلبہ ہو جائے اور اس کی بیوی پاس نہ ہو مثلاً یہ شخص سفر یا جہاد میں ہو تو شہوت کو دبانے اور تسکین دینے کے لئے استمناء بالید کی گنجائش ہے۔ اور اگر شہوت کا غلبہ اتنا شدید ہو جائے کہ زنا میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو استمناء بالید واجب ہو جاتا ہے۔(۶)

☆اجتنب سوء الظن واطرح الاوهام والخیالات الفاسدة والافکار المریضة.☆

مسئلہ: غلبہ شہوت کی حالت میں بیوی تو پاس ہے لیکن حیض ونفاس یا کسی اور بیماری کی بنا پر اس سے مجامعت ممکن نہ ہو تو بیوی کے ہاتھ سے رگڑ کر یا (حیض نفاس کے علاوہ میں) اس کی رانوں کے درمیان رگڑ کر منی خارج کر دے۔ضرورت کے وقت بیوی کے ہاتھ سے رگڑ کر منی خارج کرنا بلا کراہت جائز ہے البتہ بلاضرورت محض لذت کے لئے ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۷)

نوٹ: یاد رہے کہ حیض ونفاس کے دوران ناف سے گھٹنے تک بیوی کے اعضاء کو دیکھنا اور چھونا جائز ہے)

طبی نقطہ نظر سے استمناء بالید کی ضرورت مندرجہ ذیل صورتوں میں پیش آتی ہے۔

۱۔اولاد نہ ہونے کی صورت میں مرد کے مادہ منویہ کی صلاحیت جاننے کے لئے برائے تجزیہ

۲۔مصنوعی تخم ریزی

۳۔ٹیسٹ ٹیوب بارآوری

اگر چہ ان صورتوں میں لذت حاصل کرنا مقصود نہیں ہوتا جبکہ اپنے ہاتھ سے رگڑ کر منی خارج کرنے میں گناہ کا سبب شہوت کو ابھارنا اور لذت حاصل کرنا ہے لہذا ان مواقع میں حدیث میں مذکورہ وہ وعید تو نہیں آتی لیکن اگر کوشش کی جائے کہ ان مواقع میں بھی بیوی کے ہاتھ سے رگڑ کر منی حاصل کی جائے تو اولی ہے۔

بحث سوم

۱۔مصنوعی تخم ریزی کے دو مراحل ہیں ایک منی حاصل کرنا دوسرے اس کو بیوی کے رحم میں مصنوعی طور پر داخل کرنا۔پہلے مرحلہ کے بارے میں بحث اوپر ہو چکی اور دوسرا مرحلہ بھی جائز ہے۔لہذا ضرورت کے تحت اس طریقہ سے اولاد حاصل کرنے کی کوشش کرنا جائز ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بارآوری کے چار مراحل ہیں۔

(۱) شوہر کی منی حاصل کرنا

(۲) بیوی کا نطفہ (ovum) حاصل کرنا۔

(۳) ٹیسٹ ٹیوب میں بیوی کے نطفہ کو شوہر کے نطفہ سے بارآور کرنا۔

(۴) بارآور شدہ نطفہ (جواب علقہ ہے) کو بیوی کے رحم میں منتقل کرنا۔

یہ تمام مراحل علاجِ عقم (بانجھ پن) کے طور پر جائز ہیں۔لہذا اگر بعض عوارض کی بنا پر کوئی جوڑا اس طریقہ

☆اعلم انک لست الوحید فی البلاء فما سلم من الھم احد وما نجا من الشدۃ بشر.☆

کو اختیار کر کے اولاد کے حصول کی کوشش کرتا ہے تو جائز ہے۔

تنبیہ نمبر ا: ٹیسٹ ٹیوب طریقہ کا جواز صرف اسی صورت میں ہے جب میاں بیوی کے نطفوں میں اختلاط کیا گیا ہو اور بیوی کے رحم ہی میں جنین نے بعد میں پرورش پائی ہو۔ اس کے علاوہ باقی کی تمام صورتیں اختیار کرنا ناجائز ہے۔

تنبیہ نمبر۲: یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ ہر مرحلے میں ستر اور حجاب کا لحاظ رکھا جائے اور عورت سے متعلق مراحل کوئی لیڈی ڈاکٹر کرائے)

ٹیسٹ ٹیوب عمل کے دوران خاوند کی وفات یا اس کی طرف سے طلاق کی صورت میں کیا ہوگا؟

اس بارے میں تین احتمالات ہیں۔

خاوند کی وفات یا اس کی طرف سے طلاق بائن ومغلظہ جرثوموں کے ٹیسٹ ٹیوب میں اتصال وبارآوری سے پیشتر واقع ہوئی ہو۔ اس صورت میں عمل کو جاری رکھنا سراسر ناجائز ہے کیونکہ نکاح ختم ہو چکا ہے اور بیوی اجنبیہ ہو چکی ہے۔ اور اگر طلاق رجعی دی ہو تو محض بیوی کی خواہش پر اس عمل کو جاری رکھنا جائز نہ ہوگا البتہ اگر شوہر بھی چاہتا ہو تو یہ عمل اس کی جانب سے رجعت پر دلیل بنے گا۔ احتیاطاً شوہر پر واجب ہوگا کہ وہ زبان سے بھی رجوع کرنے کا کہہ لے۔

(۲) خاوند کی وفات یا اس کی جانب سے طلاق بائن ومغلظہ اتصال وبارآوری کے بعد لیکن استقرار فی الرحم سے پیشتر واقع ہوئی ہو۔ اس صورت میں واجب ہے کہ اس عمل کو ترک کر دیا جائے اور اگر شوہر نے طلاق رجعی دی تھی تو شوہر کے مطالبے پر استقرار فی الرحم کروانے پر رجعت کا حکم لگایا جائے گا البتہ احتیاطاً شوہر پر واجب ہوگا کہ زبان سے بھی رجوع کر لے۔

حواشی

۱۔ ردالمحتار ص:۶۵۱ ج:۲
۲۔ ردالمحتار ص:۶۶۰ ج:۲
۳۔ ردالمحتار ص:۶۶۸ ج:۲
۴۔ ردالمحتار ص:۶۶۸ ج:۲
۵۔ ردالمحتار ص:۶۰۹ ج:۲
۶۔ ایضا
۷۔ ایضا